الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیحِ وقت مہدی ہم مجدد بر سرایں صد

(ضمیمہ درس قرآن) (چار پیشگی روپے)

(جلد ۱۰) مورخہ ۹ - رجب ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ - جولائی ۱۹۱۱ء مطابق ۲۳ ہاڑ ۱۹۶۸ (نمبر ۳۶)

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نُورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

نصیحت!

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں - ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے کیا خدا قادر نہیں کہ اسکو دیوانہ کر دے - اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے - ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے - کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اسکو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے - کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے - اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزا سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے - اور اسکے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بیخبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اسکو بدتر کر دے اور وہ جسکی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور باطل نہ ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھتا ہے - سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو - ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالےٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو - ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اوسنے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سُننا نہیں چاہتا اور مونھ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اُسنے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے - ایک شخص جو دُعا کرنیوالے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پوری طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے - اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سُنتا اور اسکی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اوس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو - تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ - اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ - خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے - تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی انسان سے ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو - پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر - تا تم پر رحم ہو -

---

اطلاع عاجز کچھ تھکا کے سفر سے واپس آگیا ہے لیکن خدا کو منظور ہے - تو جلد ایک اور سفر پر جانے والا ہوں - محمد صادق عفے اللہ عنہ -

---

اخبار قادیان حضرت امیر المؤمنین کی طبیعت بفضل رب العالمین اچھی ہے - آپ صبح کے وقت درس قرآن شریف دیتے ہیں -

اہل بیت نبوی بخیر و عافیت ہیں - مرزا قیصر احمد صاحب بھی تشریف لے آئے ..... ہیں - ایتوار کے دن امۃ الحفیظ بیگم کی آمین کی تقریب پر احباب قادیان ... کو ام المومنین نے ایک شاندار دعوت دی -

اس ہفتہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا معائنہ انسپکٹر آف سکولز نے مع اپنے اسسٹنٹوں کے کیا -

---

خط و کتابت - میں جو خطوط متعلق تعمیل دفتر ہوں - ان پر میرا نام نہیں ہونا چاہیئے ورنہ تعمیل میں دیر ہوتی ہے اور جس خط کا جواب

(بدر پریس قادیان دارالامان میں میاں معراج الدین عمر پرو پرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

کلامِ امیر رضہ

۱۹ - جون ۱۹۱۱ء - فرمایا افسوس ہے ان پر جو ہلاکت کے گڑھے میں خود ہی نہیں گر پڑتے بلکہ اوروں کو بھی لے ڈوبتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے آنکھیں دی ہیں تاکہ قرآن شریف پڑھیں نیک لوگوں کی زیارت کریں۔ زبان دی تا اس کا ذکر کریں۔ مگر لوگ ایسے فضلوں کا انکار کر کے جہنم میں چلے جاتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ ہی مال دیتا ہے۔ اسی کا احسان جانو۔ نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیٰوۃ الدنیا۔ دیکھو بیٹے اپنے باپ کا روپیہ ترکہ میں نہیں لیا باپ کے مکانات میں بھی نہیں رہتا اللہ کا احسان ہے۔ پس انسان اولاد کی فکر میں ایسا منہمک کیوں ہو۔ مال کی کیا ہستی ہے۔

فرمایا۔ اللہ کی شان میں لوگوں نے کئی قسم کی بے ایمانی کی ہیں (۱) مخلوق کی بھی ویسی ہی تعظیم مثل سجدہ کرنا۔ جیسی کہ خدا کی کرنی چاہیئے۔ جو تصرف ذاتِ الٰہی کو ہے۔ وہی مخلوق کا خیال کرنا۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔ وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون۔ (۲) ایک بدبخت گروہ ہے جو شرک سے بھی آگے قدم رکھتا ہے۔ وہ جناب الٰہی کے لئے ند قرار دیتا ہے۔ ند کہتے ہیں۔ مد مقابل کو۔ مثلاً ایک طرف اللہ کا حکم ہے۔ حیّ علی الصلوٰۃ۔ دوسری طرف ایک دوست آشنا بلاتا ہے تو اس طرف دوڑ پڑے۔ (۳) ایک گروہ جو غافل ہے اللہ تعالےٰ کے احکام کی نہ خبر ہے نہ پروا۔

فرمایا۔ نماز مومن کے لئے عجیب معراج ہے۔ عین اس وقت جب نیند کی وجہ سے سستی کا زور ہو یا کام سے تھک گئے ہوں جیسے عصر و شام تو نماز پڑھنے کا حکم ہے۔

فرمایا۔ اقامت الصلوٰۃ تین طریقوں سے ہے۔ سستی کاہلی۔ نادانی۔ بے خبری نماز کو گراتی ہے۔ تم پڑھتے چلے جاؤ (۲) اطمینان کے ساتھ فرائض۔ واجبات۔ سنن۔ مستحبات کا لحاظ کرو (۳) جناب الٰہی کے حضور خشوع و خضوع سے ایسے کھڑے ہو جیسے کوئی محسن مربی کے حضور میں کھڑا ہوتا ہو۔

فرمایا۔ نماز کی ابتدا اللہ سے ہے۔ اور انتہا بھی اللہ مقصود بھی اللہ ہی ہے۔

فرمایا۔ لوگوں کے اندر بخل کا مادہ بہت ہے۔ اتنا نہیں سوچتے کہ ایک وقت تھا جبکہ موجودہ آمدنی سے بہت کم آمدنی تھی۔

فرمایا۔ قرآن مجید میں سخر لکم الفلک۔ آیا ہے سر سے پیر تک اپنے کپڑوں کو دیکھو۔ استعمال میں آنے والی چیزوں میں اکثر ولائت سے بذریعہ جہاز کے آئی ہیں۔

فرمایا۔ اللہ تمہیں محض اپنے فضل سے اپنی غریب نوازی سے توفیق دے۔ اپنے مولا کو ایسا راضی کر لو۔ کہ وہ پھر کبھی ناراض نہ ہو۔

۲۰ - جون ۱۹۱۱ء - انبیاء کو جو اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی توحید کی اشاعت کا جوش ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ قرآن مجید پڑھنے والوں سے مخفی نہیں رہنا چاہیئے۔

فرمایا۔ یہ قوم عجیب قوم ہے۔ ہر طرح سے برکت ہی مانگتی ہے۔ دیکھئے حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک شہر میں ہیں تو اس شہر کے لئے امن کی دعائیں مانگتے ہیں کہ وہ مصائب دنیا اور غضب الٰہی سے امون رہے۔

فرمایا۔ میں بھی حضرت ابراہیم کے اتباع میں کہتا ہوں جو بھلی باتوں میں میرے تبع ہیں وہی درحقیقت میری جماعت سے ہیں باقی کہا کریں کہ ہم مرید ہیں۔

فرمایا۔ مومن کوئی مکان بنائے تو سب سے پہلے اس میں مسجد نماز پڑھنے کی جگہ بنائے۔ میری ماں نے گھر میں ایک سردی کے موسم کے لئے اور ایک گرمی کے موسم کے لئے جگہ بنا رکھی تھی۔

فرمایا۔ بدیوں سے بچنے کا گر ہے موت کو یاد رکھنا اور یہ کہ میرا مولےٰ دیکھتا ہے۔ یعنے ما یخفیٰ علی اللہ من شیءٍ کا مطالعہ۔

فرمایا۔ میری باتوں کی قدر کرو یا نہ کرو۔ مگر خدا کی بات شکرگزاری اور فرمانبرداری سے قبول کرو۔ اپنے مکانوں کو خدا کے مکان بناؤ۔ انہیں ایک مسجد بناؤ اور اپنی اولاد کے صالح ہونے کے لئے دعا کرتے رہو۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ نے دعائیں کیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ تمہیں توفیق دے جہاں تمہاری چارپایاں ہوں جہاں تمہارے مکان ہوں خدا کی برکات نازل ہوں مکانوں کے بنانے میں خدا کی فرمانبرداری مدنظر ہو صالح اولاد عطا ہو۔

تاریخ اسلام کے دلچسپ واقعات

منشی غلام قادر صاحب فصیح سیالکوٹی نے تاریخ اسلام کا دلچسپ سلسلہ رسالوں کی صورت میں شروع کیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کے سوانح میں سے مفصلہ ذیل انتخاب ناظرین کی دلچسپی و ہدایت کا موجب ہوگا۔

وصیّتِ صدیق

یہ ابوبکرؓ بن ابو قحافہ کا آخری عہدنامہ ہے جس کا آخری قدم دنیا میں اور پہلا قدم آخرت میں ہے یہ ایسی گھڑی ہے جبکہ کافر مومن ہو جاتا ہے شریر اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے اور جھوٹا سچ بولتا ہے میں نے اپنا جانشین عمرؓ بن خطابؓ کو کیا ہے اسلیئے اس کا حکم مانو۔ اور اس کی اطاعت کرو۔ اگر وہ صراط مستقیم پر چلا تو میری امید پوری کریگا۔ اگر خلاف کریگا تو اپنے اعمال کا اللہ تعالیٰ کے روبرو جوابدہ ہوگا۔ میری نیت نیک ہے لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ کیا پیش آنے والا ہے جو شخص برا عمل کریگا اسکو آخرت میں اسکی سزا بھگتنی پڑیگی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو تم پر۔

اپنے جانشین کو نصیحت

میں نے تم کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے اور میں تم کو یہ وصیّت کرتا ہوں کہ ہمیشہ اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہنا اور اچھی طرح سے یاد رکھنا۔ کہ اللہ تعالےٰ کوئی عمل رات کو قبول کرتا ہے مگر دن کو نہیں کرتا اور کوئی عمل دن کو قبول کرتا ہے اور رات کو نہیں کرتا پس ادا کرنے کا سب سے مقدم خیال رکھو۔ جب تک فرض ادا نہ کیا جاوے نفل کو قبولیت کا شرف حاصل نہیں ہوتا۔ معزز اور صاحب منزلت وہی شخص ہو سکتا ہے جسنے دنیا میں حق کی پیروی کی اور آخرت کے دن اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری اترا۔ اور وہ شخص سخت بدنصیب ہے جو دنیا میں جہالت کا پیرو بنا رہا اور قیامت کے دن اسکی نیکیوں کا پلہ ہلکا نکلا ثواب اور عذاب دونوں کو اپنی نگاہ میں ہر وقت رکھنا چاہیئے۔ اور سچائی اور حق کو چھوڑ کر برائی اور جھوٹ کی طرف سہواً بھی نہ جانا چاہیئے اپنے آپکو ہمیشہ ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچائے رکھو اگر تم نے میری وصیّت کے مطابق عمل کیا تو یقین جانو کہ تمہاری موت نہایت خوشگوار ہوگی اور موت کی تلخی تمہارے نزدیک بھی نہ آئے گی بلکہ حیات جاودانی اور ابدی سرور کے تم مستحق ہو گے لیکن اگر تم نے میری وصیّت پر عمل نہ کیا اور اس کے خلاف اپنی روش اختیار کی تو یاد رکھو کہ موت تمہارے لئے سب سے بری چیز ہوگی۔

صدیق کی دُعا

ان کے جانیکے بعد خلیفہ اول نے نہایت تضرّع اور درد کے ساتھ اللہ کے حضور دعا مانگی کہ اے پروردگار میں نے یہ کام محض تیری رضامندی اور مسلمانوں کی خیرخواہی کے لئے کیا ہے کیونکہ مجھے خوف تھا کہ اگر میں ایسا نہ کرتا تو ان میں فتنہ برپا ہوتا میں نے جس شخص کو تمام صحابہ میں سے بہتر سمجھا اسکو میں نے خلیفہ نامزد کر دیا ہے تاکہ وہ تیری شریعت کو قائم رکھے اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرے۔ اے میرے پروردگار تو اسکو نیک چلن خلیفہ اور رعایا کو اس کا تابع فرمان بنائے رکھ۔

معترضین کو خطاب

آپ نے شکایتاً کہا کہ تم لوگوں نے مجھ کو بیماری سے زیادہ تکلیف دے رکھی ہے میں نے اپنے خیال میں جس شخص کو بہتر سمجھا اسکو تم پر خلیفہ مقرر کیا مگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر ہفت روزہ

حمد سب ثنائیں اس قدوس سبّوح قدیم رحمٰن رحیم کے لئے ہیں جس کے قبضۂ قدرت میں ہر شے ہے۔ سفر و حضر میں وہی قادر توانا حی و قیوم ہے جس کے سہارے سب کی زندگی ہے اور جس پر توکل کرنے سے سب کام درست ہو جاتے ہیں وہ پیارا خدا جس نے پیارا محمدؐ ہمارے لئے مبعوث کیا جو نبیوں کا سردار جو ہمارا سید ہے۔ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ و بارک وسلّم۔

میں قربان جاؤں تیرے نام پر اے میرے پیارے اللہ کہ تونے ہمیں ایسے نبی کے خدام میں شامل کیا۔ جس کی اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے برابر ہیں پھر کیا وجہ ہے اس اُمت کے اولیاء کا پیچھے ہونے والے خود ہمیں۔

میں تیرے کس کس احسان کو یاد کروں اے میرے باری کہ تونے ہمیں احمدؑ کا ایک حقیقی غلام عطا کیا جس نے غلام کا حق ایسا ادا کیا کہ اپنے آقا کا ظل اور نمونہ بن گیا اور آقا اس پر ایسا مہربان ہوا کہ اس نے اپنے اور اس کے درمیان سے دُوئی کو اُٹھا دیا یہاں تک کہ وہ پکار اُٹھا۔ انا احمدؐ و انا محمدؐ

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احسان تیرا
کس طرح شکر کروں اے مرے سلطان تیرا
کس زباں سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

پھر اس پاک پروردگار کا احسان عظیم ہے کہ اس نے **احمدؑ** کے بعد ہمیں چاہِ ظلمت میں گرنے سے بچایا اور ہمیں ایک **نور** عطا کیا۔ جو انبیاء کے **دین** کا حامی اور حافظ اپنے وقت میں ہوا۔ اللّٰھم ایدہ وانصرہ۔ آمین یا رب العالمین۔

اسی **نور** کی راہنمائی سے ہمارا یہ سفر شروع ہوا۔ صدر انجمن کے واسطے چندہ جمع کرنے کے لئے جب کہ اُمت کے پیر و جوان ہمت حضرت میر ناصر نواب صاحب نے ایک ماہ کا سفر اپنے ذمہ لیا تو اس لمبے سفر سے قبل ایک ہفت روزہ سفر اختیار کرنے کا ارادہ انہوں نے ظاہر فرمایا۔ ہمیں مخدوم اور صدر انجمن کے اعلےٰ کارکن حضرت مولوی محمد علی صاحب نے امرتسر تک جناب میر صاحب کی رفاقت کا ارادہ کیا اور یہ خادم حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح اس سارے سفر میں جناب میر صاحب کے ہمرکاب ہُوا۔

ابتدائی سفر ۲۴۔ جون ۱۹۱۱ء کی صبح کو حضرت خلیفۃ المسیح نے دُعا کے ساتھ ہم کو رخصت کیا اور فرمایا کہ جمعہ کے خطبہ کا مضمون راستہ میں دوستوں کو پہنچاتے رہیں جب اکہ میں ہم سوار ہوئے اسیمیں ہمارے ساتھ شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نو مسلم بھی تھے جو آجکل قادیان میں تجارت کرتے ہیں۔ بسکٹ۔ بند بکرم۔ اسٹیشنری۔ لالٹین۔ بالوپس وغیرہ اشیاء بیچتے ہیں۔ اور نہائت مستعدی سے اپنا کام کرتے ہیں۔ اسجگہ اس بات کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ قادیان میں نو مسلموں کی جو ایک جماعت رہتی ہے اون میں سے اکثر کے نام عبد الرحمان ہیں۔ اور شناخت کے واسطے عبد الرحمان کے ساتھ کوئی دوسرا لفظ احباب لگا دیتے ہیں۔

(۱) عبد الرحمان قادیانی۔ ہمارے اس سفر میں رفیق تا بٹالہ جن کا اوپر ذکر ہوا۔ (۲) ماسٹر عبد الرحمان۔ جو جالندہری بھی کہلاتے ہیں اونکی ایک عمدہ تصانیف و تالیف کر چکے ہیں اور تبلیغ کا سلسلہ ہمیشہ جوش کے ساتھ جاری رکھتے ہیں (۳) عبد الرحمان لاہوری داماد حافظ حاجی احمد اللہ صاحب ہنوز تعلیم پاتے ہیں اس سال امتحان مولوی عالم دیا ہے۔

(۴) عبد الرحمان سابق کتھا سنگھ۔ کچھ تجارت کر کے اپنا گذارہ کرتے ہیں۔

ان کے سوا دیگر نو مسلموں کے نام یہ ہیں۔ شیخ عبد الرحیم۔ شیخ عبد الرب۔ شیخ محمد یوسف۔ شیخ عبد الستار۔ شیخ عبد اللہ۔ شیخ عبد العزیز۔ شیخ عبد الرحیم پٹیالوی۔ شیخ غلام احمد۔ واعظ

غرض شیخ عبد الرحمان صاحب قادیانی ہمارے ہمراہ ہوئے وہ اپنے تجارتی کام پر لاہور جاتے تھے۔ مگر میر صاحب کی تحریک پر انہوں نے اس دینی خدمت میں شمولیت کے لئے ہمارے ساتھ ایک شب بٹالہ میں ٹہرنا منظور کیا۔ اللہ تعالےٰ اس کے عوض میں انہیں جزائے خیر دے۔ اور اون کے کاروبار میں برکت نازل کرے۔

حدیث کا منکر بڑا محروم اکہ پر سوار ہو کر جب ہم سفر کی دعائیں پڑھ چکے۔ تو میں نے اپنے رفقاء سے ذکر کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتنا بڑا احسان بنی نوع انسان پر ہے کہ ہر ایک موقعہ پر آنحضرتؐ نے انسان کو خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ اور ایک بہشت میں داخل کر دیا ہے۔ سفر میں انسان کو دو باتوں کا خیال ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ سفر میں کیا کچھ پیش آوے سو اس کے واسطے دعائیں سکھلائی ہیں۔ اللّٰھم انی اسئلک خیر ھذا السفر واعوذ بک من شرھا۔ وغیرہ۔ دوسرا خیال انسان کو اپنے اہل و عیال اور مال کا ہوتا ہے۔ اس کے واسطے یہ دعا سکھلائی اللّٰھم انت خلیفۃ فی الاھل والمال۔ اے خدا اہل اور مال میں پیچھے تو ہی ہے۔

اس پر میر صاحب نے فرمایا کہ بدبخت چکڑالوی اور اس کے ہمخیال کیسے ہی بدنصیب ہیں جو ایسے پاک کلام سے فائدہ اُٹھانے سے محروم ہیں۔

ایک نشان کی یاد حضرت میر صاحب نے ذکر کیا کہ ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) امرتسر میں تھے۔ شب جمعہ کو آپ نے وہاں کے ایک قاری کو خواب میں دیکھا کہ عورتوں کی طرح ہاتھ میں چوڑیاں پہنے ہوئے ہاتھ ہلاتے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔ اُسی دن جب آپ نماز جمعہ کی طیاری کر کے مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کی مسجد میں گئے۔ تو اتفاقاً وہاں جمعہ ہو چکا تھا۔ ایک واقف ہندوستانی وہاں تھے انہوں نے کہا ایک اور مسجد ہے وہاں جاتے ہیں۔ وہاں جا کر جمعہ پڑھا۔ تو دیکھا وہی قاری صاحب جنہیں رات خواب میں دیکھا تھا وعظ کر رہے ہیں اور اسی طرح تکلف کے ساتھ ہاتھ مارتے ہوئے وعظ کر رہے ہیں ‍‌۔

ایک اور نشان حضور میر صاحب نے ذکر فرمایا کہ پنڈی لالہ ضلع گجرات میں ایک جاٹ نے بات سنائی کہ میں حج کو گیا تھا وہاں سے مدینہ چلا گیا وہاں میں نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ ایک جہاز پر ایک نہائت مقبول صورت آدمی بیٹھا ہے اور لوگ اِدہر اُدہر سے آکر اس جہاز پر سوار ہوتے ہیں اور وہ جہاز مشرق سے مغرب کو جا رہا ہے۔ جب میں ہندوستان میں آیا اور میں نے حضرت مرزا صاحب کو دیکھا۔ تو میں نے پہچان لیا کہ یہ وہی شخص ہے۔ تب میں بیعت میں داخل ہوا۔

ایک خدائی کے مدعی کے ساتھ مناسب سلوک حضرت میر صاحب نے ذکر فرمایا۔ کہ کوئی شخص بے باکی سے دعوے خدائی کرتا تھا اور مومنوں کے دل دکھاتا تھا ایک جاٹ دیندار اس کی دلآزاری سے تنگ تھا ایک دن ... وہ شخص اپنے مکان پر اُسے اکیلا مل گیا۔ جاٹ نے کہا۔ کیوں جناب خدا تم ہی ہو۔ اس نے کہا ہاں میں خدا ہوں۔ جاٹ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی۔ اُٹھا کر کہا تو نے میرا باپ مارا ہے یہ کہہ کر اس کی خوب خبر لی اور پھر کہا تو نے میرے بیٹے کو مار دیا ہے اور اُسے خوب مارنے لگا اب وہ سمجھا یہ تو بڑی مشکل ہے۔ بولا کہ میں نے تیرے بیٹے کو نہیں مارا۔ جاٹ نے جواب دیا کہ سارا جہان گواہی دیتا ہے کہ تیرے باپ کو خدا نے مارا ہے صبر کرو۔ میں نے بہت صبر کیا۔ مگر اب تو ہاتھ آگیا ہے۔ اب صبر کہاں۔ اب تو بدلا لے کر ہی چھوڑونگا یہ کہا اور پھر خوب مارا یہاں تک کہ اس نے توبہ کی اور اقرار کیا کہ میں خدا نہیں۔ عاجز کمزور ناتوان انسان ہوں۔

بٹالہ

بٹالہ مین ہم شیخ فضل حق صاحب کے مکان پر ٹھہرے۔ حکیم محمد اشرف صاحب کے مکان پر احباب جمع ہوئے اور چندہ ہوا۔ رات وہان ٹھہر کر صبح امرتسر چلے آئے۔ بٹالہ مین چند ایک غریب احمدی ہین۔ مگر انھون نے اخلاص کے ساتھ جو ہو سکا وہ نقد دے دیا۔ شیخ صاحب اور دیگر احباب بٹالہ کی مہمان نوازی اور خاطر داری کے ہم شکر ہین اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ حکیم محمد اشرف صاحب نے کیا عجیب بات سنائی کہ انہون نے مدت ہوئی۔ امرتسر مین ایک خواب دیکھا کہ چند سوار آئے ہین اور مجھے ایک مکان پر لے گئے ہیں جہان ایک بزرگ کے ساتھ کھانا کھایا ان سوارون نے بتلایا کہ یہ امام مہدی ہے۔ اور چار سال کے بعد ظہور ہوگا اس خواب کے چار سال بعد براہین احمدیہ چھپنی شروع ہوئی اور جب مینے مرزا صاحب کو دیکھا تو وہی صورت تھی جو کہ مین پہلے خواب مین دیکھ چکا تھا۔

ایک عجیب واقعہ

علاقہ بٹالہ سے کسی شخص نے حضرت صاحب کے نام ایک خط لکھا تھا اس کا جواب جو بھیجا گیا اس پر اس گاؤن کا نام سہواً نہ لکھا گیا۔ خط بٹالہ مین آیا۔ اور اس شخص کے ایک ہمنام صاحب کو یہان ملا ان کو خط کا مطلب سمجھ مین نہ آیا اور انھین معلوم ہُوا کہ یہان قادیان کے کچھ آدمی آئے ہوئے ہین وہ صاحب خط لے کر ہمارے پاس آئے مینے خط دیکھ کر اصلی واقعہ سے انہین اطلاع دی۔ پھر ہمارے دوستون نے انہین ہمارے وفد کے مقصد سے باخبر کیا تو انھون نے بھی چندہ مین حصہ لیا۔ گویا یہ غلطی اسی واسطے ہوئی تھی کہ وہ چندہ کے ثواب مین شامل ہو سکین۔

۲۵ رکی صبح کو ہم امرتسر آئے۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب اسٹیشن پر ہمین ملے۔

احباب امرتسر کے سامنے تقریر

۲۵ رتاریخ کی شام کو یہان عاجز نے مسجد احمدیہ مین مفصلہ ذیل تقریر کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ۔ نحمدہ۔ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہٖ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و سیاٰت اعمالنا۔

اما بعد۔ احباب من! خدا کی رحمت ہو تم پر اور اس کی برکت کہ تم نے اس کے رسول کو اس زمانہ مین پہچانا۔ اور من انصاری الی اللہ کی آواز پر لبیک کہا اور کسی لائم کی ملامت کی پرواہ نہ کی اور حق کو قبول کر لیا۔

خداوند تعالےٰ کا شکر کرو اور اس کا احسان مانو۔ کہ اس نے تمھین سابقین اولین مین داخل کیا اور مسیح موعودؑ کے صحابہ مین شامل ہونے کا فخر عطا کیا آپ سلسلہ حقہ کے ممبر ہین۔ واعظ ہین۔ مبلغ ہین اپنے مال اور اپنی جان سے نصرت کرنے والے ہین۔

اس وقت جس امداد دینی کی طرف آپکو متوجہ کرنے کے لئے مین کھڑا ہوا ہون وہ مال کے ساتھ تعلق رکھتی ہے آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ قادیان مین مدرسہ اور بورڈنگ کی عمارت کے واسطے کس قدر روپے کی ضرورت ہے بورڈنگ کا جو شاندار حصہ طیار ہوگیا ہے وہ بورڈرون کے آرام اور دوستوں کی راحت کو بڑھا رہا ہے اور دشمنون کے دلون کو جلا رہا ہے مگر اس کی تکمیل اور آگے مدرسہ کی تعمیر کے واسطے ہنوز بہت سا روپیہ درکار ہے یہ ابتدائی عمارتین ہین جو آئندہ آنے والی شاندار عمارت کے واسطے بطور بنیادی پتھر کے ہین۔ مبارک ہین جن کے ہاتھ سے یہ بنیادی پتھر رکھے گئے۔ کیون کہ ان کا ثواب دیرپا ہے اور آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے اس سب مین ان کا حصہ ہے۔ میرے بھائیون احمدیون کی جماعت ایک غریب جماعت ہے مگر خداوند تعالےٰ کا ارادہ یہی ہُوا ہے کہ وہ اس عالی شان محل کی بنیادی اینٹین غریبون کے ہاتھ سے لگوائے تاکہ اس کے نبی کی رسالت کا ایک نشان ہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ابتدائی خدمات کے متعلق فرمایا کہ اگر انہین سے کسی نے مٹھی کے برابر جو اللہ کے راہ مین دئے تھے تو بعد مین آنے والون کا صدقہ اگر سونے کے پہاڑ کے برابر ہو تب بھی ان کا درجہ نہین پا سکتا۔

اللہ تعالےٰ کے راہ مین خرچ کرنے سے انسان کے گناہ معاف ہوتے ہین اور دل مین ایک نُور پیدا ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی مین جب کہ میر صاحب قبلہ زیادہ تر باغ کی درستگی مین مصروف رہتے تھے۔ ایک شب انہین القا ہُوا۔

کہاں تک کرے گا صفائی باغ

جلا میرے بندے تو دل مین چراغ

اس شعر مین اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ اب وہ وقت قریب ہے کہ آپ باغ کی صفائی کے کام کو چھوڑ کر جماعت احمدیہ کے دلون کی صفائی کی طرف متوجہ ہون اور انہین فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی طرف متوجہ کر کے ان کے دلون کو نُورانی کردین۔

میر صاحب کی یہ بھی ایک قربانی ہے کہ انھون نے باغ کے کام کو جسمین کسی قدر ان کا ذاتی تعلق بھی تھا چھوڑ دیا اور محض اللہ تعالےٰ کے کام مین لگ گئے۔ کیونکہ ہمارے شہر جو باغ ہین۔ ہم تو ان کو چھوڑ نہین سکتے اور قادیان کے ہر ایک مہاجر کو اپنے فرائض منصبی سے کوئی فرصت نہین کہ اور کام کر سکین۔ یہ تو کچھ خواجہ صاحب ہی کی ہمت ہے جو وہ اپنے دنیوی کاروبار کے ساتھ ساتھ آئے دن مختلف شہرون مین جا کر تائید دین اسلام کا کام کر رہے ہین۔ اللہ تعالےٰ انہین تمام دنیوی کدورتون سے محفوظ رکھے اور ان کے لئے دینی خدمات مین آسانی کے لئے تمام راہین کھول دے۔ ؎

چناں خوش دار اورا اے خدائے قادر مطلق

کہ در ہر کار و بار و حال او جنت شود پیدا

میرے دوستو! وہ مبارک وقت جس مین اپنا مال اور جان اور عزت نور الدین نے خرچ کیا اور آج قوم کا سردار بن گیا ہے وہ وقت تو گذر گیا اور اب واپس نہین آسکتا۔ وہ رحمت کی گھڑیان اب کہاں۔ جب کہ خدا کا مسیح ہمارے درمیان تھا اور ہمین اس کے حضور بیٹھنے اور اس سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل تھا وہ دن گئے۔ لیکن دوستو! اب بھی وقت کو غنیمت جانو **نور الدین** کے زمانہ کی قدر کرو۔ کہ ایسے نُور کا ملنا مشکل ہے۔ اور ان بزرگون کی قدر کرو۔ جو نہائت امانت اور دیانت کے ساتھ تمہارے دئے ہوئے روپے کو دینی راہون مین خرچ کرتے ہین۔ صدر انجمن کے تمام کامون کے خود حضرت خلیفۃ المہدی نگران ہین اکثر کام حضور سے پوچھ کر کئے جاتے ہین۔ پھر حضرت صاحبزادہ صاحب جیسے باخدا انسان اس انجمن کے صدر ہین۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب جیسے متقی رات دن اس خدمت مین محو ہین۔ حضرت خواجہ صاحب حضرت شیخ صاحب۔ حضرت ڈاکٹر مرزا صاحب و حضرت شاہ صاحب کس قدر تکلیف اور ہرج اُٹھا کر اس انتظام کی خاطر ہر اجلاس مین شامل ہوتے ہین۔ کیا خدا ان لوگون کی تلخی محنتون کو ضائع کر دیگا۔ ہرگز نہین غرض اس وقت کی قدر کرو اور سب سے زیادہ نور الدین کی قدر کرو۔ نُور الدین اس زمانہ مین **ایک انسان** ہے کہ اس جیسا مقرب بارگاہ صمدانی اس وقت دنیا مین ایک نہین اس کے حکم سے ہم تین آدمی قادیان سے اس وقت آپ کے پاس آئے ہین کہ آپکو اس ضرورت کی طرف متوجہ کرین۔ جو قادیان مین محسوس ہو رہی ہے لیکن پیشتر اس کے کہ مین اس کا ذکر کرون یہ ضروری جانتا ہون۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا گذشتہ جمعہ کا خطبہ آپکو سناؤن۔ کیون کہ حضور علیہ السلام نے مجھے قادیان سے روانگی کے قبل یہ حکم دیا تھا کہ جہان کہین مین جاؤن اس خطبہ کے مضمون سے احباب کو آگاہ کرون وہ خطبہ یہ ہے۔

فرمایا۔ میری حالت یہ ہے کہ پانچوقت کی نماز بیٹھ کر پڑھتا ہون۔ سجدہ زمین پر کرنا مشکل ہے۔ التحیات مین پاؤن کی حالت بدلانی پڑتی ہے باوجود اس ضعف کے

چون کہ دردمند دل رکھتا ہون اس لئے تمہین کچھ سنانا چاہتا ہون۔

زمانہ مین آزادی کی ہوا چل رہی ہے۔ اکثر انگریزی خوان اللہ تعالےٰ اور اس کے انبیاء کی بھی ضرورت مین کچھ متامل ہین اور کچھ ہنسی اور پرانی جہالت یقین کرتے ہین پس ایسے وقت نصیحت کرنا مشکل امر ہے تاہم دردمند دل والا کیا کرے گا وہ تو کہے گا اور جس کو کہنے کی دھت ہے وہ رُک نہین سکتا کہے گا کہ شاید کسی کو فائدہ پہونچے پس تمہین نصیحت کرتا ہون کہ تقوےٰ اختیار کرو۔ تقوےٰ کی راہون پر چلتے چلتے اس حد تک پہونچ جاؤ گے کہ تمہاری موت ایک فرمان بردارون کی موت ہو اور یہ حالت اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے کہ انسان پہلے تقوےٰ کی راہون کو اختیار کرے۔

اس وقت سب سے بڑا مرض جو اسلامیون مین ہے۔ وہ باہمی تفرقہ ہے ہماری آوازین مختلف ہین۔ لباس مختلف کام مختلف۔ کھانا پینا مختلف۔ باوجود اس اختلاف کے ہم مین وحدت کی ایک بات ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم سب ملکر

خدا کی خادم جماعت

بن جائین۔ سو لوگون کا اس طرف تو کچھ خیال نہین اور بیہودہ بحثین لے بیٹھتے ہین جن سے سوائے اس کے کچھ فائدہ نہین کہ تفرقہ بڑھے۔

مین تمہین نصیحت کرتا ہون کہ تفرقہ ڈالنے اور تفرقہ بڑھانے والی باتین چھوڑ دین ایسی لغو بحثون سے جن سے نہ دین کا فائدہ نہ دنیا کا۔ مونھ موڑ لو۔ اور سب سے ملکر واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کے حبل اللہ۔ قرآن مجید کو محکم پکڑ و۔ دیکھو۔ لڑکون مین ایک رسے کا کھیل ہے۔ اگر ایک طرف کے لوگ اور باتون مین لگ جاوین تو وہ رسے مین کس طرح جیت سکتے ہین اسی طرح اگر تم اور بحثون مین لگ جاؤ گے تو قرآن مجید تمہارے ہاتھون سے جاتا رہے گا

بعض آدمی ایسی باتون مین اپنا وقت ضائع کرتے ہین کہ مثلاً مسیح کا باپ تھا یا نہ تھا۔ ایسی بحثون سے کوئی دینی دنیوی فائدہ حاصل نہین ہو سکتا ایسا ہی بعض لوگ صدر انجمن احمدیہ کے انتظامات پر اعتراض کرنے کے پیچھے پڑے رہتے ہین۔ سو تم سُن لو کہ میرے اور صدر انجمن احمدیہ کے تعلقات دوستانہ اور پیری مُریدی کے رنگ مین ہین مین انکا پیر ہون اور وہ میرے مُرید ہین۔ ہم ان پر حکمران ہین۔ جو چاہین منوا لیتے ہین۔ جو لوگ اسبارے مین بحث کرتے ہین وہ اپنا وقت ضائع کرتے ہین۔ انہین چاہیئے کہ ان باتون کو چھوڑ دین کیونکہ ان کے واسطے یہ بحث فائدہ مند نہین بلکہ نقصان دینے والی ہے کیا انجمن تمہاری مُرید ہے اور کیا اس تدبیر سے وہ تمہارے فرمان بردار ہو جاوین گے۔

نیز سُن رکھو کہ دین اسلام مین بہت توسیع ہے۔ صحابہ کرام آمین بالجہر بھی کہہ لیتے۔ آمین بالاخفاء بھی کر لیتے۔ سینہ پر ہاتھ بھی باندھتے اور ناف کے نیچے بھی۔ بسم اللہ جہراً بھی پڑھتے اور سرّاً بھی۔ اور بعض تابعین ہاتھ چھوڑ کر بھی نماز ادا کرتے رہے ایسے اختلافات پر بحث کرنے کی ضرورت نہین صرف ان مباحث سے بیہودہ تفرقہ پیدا ہوتا ہے دل اللہ سے ڈرنے والا مانگو۔ بہت بولنے کی عادت کم کرو۔ کہ بہت بولنے سے دل مرجاتا ہے اور سب کے سب ملکر اتحاد و اتفاق سے کام کرو۔ خدا کا شکر کرو کہ ایک اللہ تعالےٰ کا بندہ آیا اور اس نے مختلف مذاہب والون کو اختلاف کی سے نکالکر بھائی بھائی بنا دیا۔

اس کے بعد اب مین پھر اس مطلب کی طرف رجوع کرتا ہون۔ جس کے واسطے ہم نے یہ سفر اختیار کیا ہے تعمیر مدرسہ اور بورڈنگ کے واسطے ہمارے احباب نے بہت سے چندے لکھوائے ہین لیکن وہ سب وصول نہین ہوئے اور صدر انجمن کے اراکین نے حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح جو تحریک کی تھی کہ سب احمدی احباب کم از کم ایک ماہ کی آمدنی اس بارہ مین دیدین اس کیطرف ہنوز پوری پوری توجہ نہین ہوئی۔ لیکن کام عمارت کا پورے زور سے شروع ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ خزانہ صدر انجمن مین روپیہ بہت کم رہ گیا ہے۔ اور عمارت کا پورا کر دینا نہایت ضروری ہو اور اس کے علاوہ ماہواری اخراجات کی ادائگی کے لئے روپیہ درکار ہے۔ اس بات کو معلوم کر کے احباب قادیان مین تحریک ہوئی کہ وصولی چندہ کے واسطے کوشش کی جاوے حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ نے ایک ماہ اس خدمت کے واسطے سفر کرنا منظور فرمایا اور لمبے سفر سے قبل بٹالہ۔ امرتسر۔ کپورتھلہ کا سفر چند روز مین پورا کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ اس ابتدائی سفر مین حضرت مولوی محمد علی صاحب جو اس سارے انتظام کے اعلےٰ کارکن ہین میر صاحب کے ساتھ امرتسر تک آئے ہین اور اس عاجز کو حضرت خلیفہ صاحب کے حکم سے ان ہر دو بزرگون کی ہمرکابی کا فخر عطا ہوا ہے۔ اس سفر کے شروع کرنے سے قبل اس چندہ کی ابتدا قادیان سے ہی شروع کی گئی۔

میرے دوستو! قادیان مین جو مہاجر رہتے ہین وہ اپنی اُن آمدنیون کو جو باہر رہکر وہ حاصل کر سکتے تھے۔ پہلے سے ہی چھوڑ چکے ہین اور وہ قادیان رہنے کی خاطر صرف اُتنے پر راضی ہو گئے ہین۔ جسمین انکا گذارہ ہو۔ انہون نے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے قدمون کے قرب مین رہنے کی خاطر اور ان کے پاک خلیفہ حضرت نُور کی روشنی سے منور ہونے کے لئے اور اہل بیت مسیح موعود بارک اللہ لہم فی کل امورہم بالخصوص حضرت صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب جو اس زمانہ مین علم لدنی سے یکلمہم فی المہد کے مصداق ہین ان بزرگون کی حاشیہ نشینی سے فائدہ اُٹھانے کے لئے بیرونی زندگی کے آرامون کو ترک کر دیا ہے۔

قادیان مین جو بڑے بڑے لائق آدمی رہتے ہین وہ اگر باہر کہین ملازمت یا تجارت وغیرہ کرتے۔ تو یہان کی آمدنی کی نسبت دس گنا زیادہ کما سکتے۔ ایک مولوی محمد علی صاحب کو ہی دیکھو کہ اگر پیشۂ وکالت کو اختیار کرتے۔ تو دو ہزار ماہوار سے بھی کیا کم حاصل کرتے بلکہ یہ تو ایسے لائق پلیڈرون کے دو چار روز کی آمدنی ہے سو اس آمدنی کے مقابلہ مین جو کچھ اب وہ لیتے ہین۔ ایک قوت لایموت ہے اور یہی حال تمام مہاجرین کا ہے سوائے اس نابکار کے جس نے اپنے پیارے مسیح کے قدمون کی خاک کی طفیل نہ صرف دین ہی پایا ہے بلکہ دنیا بھی حاصل کی ہے۔ جو کچھ اس نالائق کو قادیان مین ملتا ہے۔ اگر یہ عاجز قادیان سے باہر نکلے۔ تو اتنے کے قابل نہین۔

غرض ان مہاجرین نے بھی اپنی ایک ایک ماہ کی تنخواہ اِس کام کے واسطے دی ہے بعض صاحبان تو پوری تنخواہ دے چکے ہین بعض بہ اقساط ادا کر رہے ہین اور بعض کچھ کم دے چکے ہین۔ ماسٹر محمد دین صاحب اپنی دو تنخواہین دے چکے ہین۔ عبد المجید خان صاحب ایک غریب آدمی ہین انہون نے اپنی ساری تنخواہ ایک ہی ماہ مین دیدی ہے۔ مولوی صدر دین صاحب پہلے ایک تنخواہ پوری دے چکے ہین اب پھر مبلغ ۳۰ دیئے گئے ہین۔ حالان کہ مدرسہ مین ان کی خدمات جو کام کر رہی ہین اور انکی سعی سے مدرسہ نے جو رونق پکڑی ہے اس کے لحاظ سے تو وہ اس قابل ہین کہ اس چندہ مین سے بھی انکو کچھ اور دیا جاوے بجائے اس کے کہ ان سے کچھ لیا جاوے اسی طرح تمام مہاجرین نے اپنی ہمت سے بڑھ کر حصہ لیا ہے اور قریب ۲۰۰۰ کے کل روپیہ قادیان سے ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے علاوہ اس چھ سو کے جو وہ پہلے دے چکے ہین اب پھر مبلغ تیس ۳۰ روپے اپنی جیب خاص سے دئے ہین اور ہماری روانگی سے قبل مبلغ ۶؎ ہمارے اس سفر کے خرچ کے واسطے بھی دئے ہین۔..... بٹالہ مین ہم ایک شب ٹھہرے وہان جو چند غریب آدمی ہین انہون نے مبلغ عہ روپے نقد دئے ہین اور کچھ اور بھجوانے کا وعدہ کیا ہے اور اسی مطلب کے واسطے اب ہم یہان پہونچے ہین :

برادران۔ یہ خداوند تعالےٰ کا کام ہے جسکی بنیاد حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی ہے وہ تو بہرحال ہوکر رہے گا ہمارے واسطے تو مفت کا ثواب ہے۔ ؎

بمفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

اللہ تعالےٰ کے راہ میں خرچ کرنے سے انسان کو کبھی کوئی گھاٹا نہیں ہوتا اس کے لئے دینے میں کوئی نقصان نہیں میںنے ایک دفعہ خواب میں دیکھا۔ کہ میری میز پر کسی پھل کے کچھ دانے پڑے میں حضرۃ میر ناصر نواب صاحب تشریف لائے اور انہوں نے ایک دانہ اٹھا کر کھایا۔ تو میں دیکھتا ہوں کہ پیچھے اتنے ہی دانے ہیں جتنے پہلے تھے انہوں نے پھر ایک اور اٹھا کر کھایا تو پیچھے پھر بھی اتنے ہی تھے اس سے ظاہر ہے کہ حضرت میر صاحب جو کچھ احباب سے لیتے ہیں وہ سب اللہ کے راہ میں جاتا ہے اسواسطے اس مال میں درحصل کوئی کمی نہیں ہوتی۔ ؎

ز بذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اس شعر میں لفظ ناصر شاید اسی طرف پہلے سے ہی اشارہ کرتا ہے کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کو اللہ تعالےٰ اس بات کی ہمت دیگا۔ کہ جماعت کو بذل مال کی طرف ہمیشہ متوجہ کرتے رہیں اس کام کے واسطے جس قدر تکلیف اور صعوبت لمبے سفروں کی میر صاحب موصوف نے اٹھائی ہے اور کسی نے نہیں اٹھائی اور پھر اس ساری محنت کے چندے میں سے اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں لیا بلکہ سب دینی کاموں کے واسطے لیا ہے۔ میر صاحب کا وجود بھی اس سلسلہ کی صداقت کے واسطے ایک نشان ہے کہ ایسے مخلص خداوند تعالےٰ نے اس سلسلہ کی خدمت کے واسطے پیدا کر دئے ہیں۔ جو رات دن دین کی نصرت میں مصروف ہیں ؎

گر بما صد کرم کن پیکسے کو ناصر دین است
بلائے او بجہ ودان گر گہے آفت شود پیدا

وہی میر صاحب اب آپکے پاس آئے ہیں اور ان کے ہمراہ علی اور صادق ہے امید ہے کہ اب آپ صاحبان نصرت دین میں اعلیٰ ہمت دکھا کر اپنے صدق کا نمونہ دکھائیں گے۔

امرتسر میں مبلغ ڈیڑھ سو روپے کے قریب نقد چندہ جمع ہوا اور باقی احباب نے یکم جولائی کو روپے بھیجنے کا وعدہ فرمایا امرتسر کے ذکر میں جناب بابو صفدر جنگ صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس کا خاص شکریہ ضروری ہے۔ جنہوں نے ہمارے وفد کے ساتھ ہمدردی کی۔ خود بھی چندہ دیا اور بعض دیگر سے بھی دلایا اللہ تعالےٰ بابو صاحب کو جزائے خیر دے اور ان کے نیک ارادوں میں برکات نازل کرے۔

کپورتھلہ امرتسر سے ہم کپورتھلہ گئے۔ معلوم ہوا کہ اکثر دوست وہاں نہیں ہیں تاہم کچھ چندہ ہوگیا۔ وہاں سے حاجی پورہ جانے کا ارادہ تھا۔ مگر وہاں کے رئیس محبی منشی حبیب الرحمان صاحب وہیں پہونچ گئے۔ اور ہمیں وہاں جانے سے اور اپنے آپکو مہمانداری کی تکلیف سے بچالیا۔

احباب کپورتھلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی خدام میں سے ہیں۔ ان کی مجلس میں حضور علیہ السلام کی باتوں کا کچھ نہ کچھ تذکرہ آہی جاتا ہے۔ محبی مکرمی منشی ظفر احمد صاحب سے میں ذکر کر رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کی اصل غرض یہی تھی کہ ایک خدا پرست متقی جماعت طیار ہو جائے۔ ہمارا فرض سب سے پہلا یہ ہے کہ ہم اپنی حالت کو درست کریں۔ منشی صاحب نے کہا کہ ایک دفعہ حضرت موصوف نے فرمایا تھا۔

"میں تم کو مسیح پرست نہیں بنانا چاہتا۔ بلکہ مسیح بنانا چاہتا ہوں"

سبحان اللہ! خدا کے پیارے کا ارادہ اپنی جماعت کے افراد کے متعلق کیسا اعلیٰ ہے۔ اور کس عالی ہمتی کا نمونہ ہے۔

محاسبہ امرتسر اور کپورتھلہ کی جماعتیں اپنے حساب کتاب کو اپ ٹو ڈیٹ اور ستھرا رکھنے میں کمزور پائی گئی ہیں جو کچھ بھی وصول ہو یا نہ ہو۔ حساب کا معاملہ ہر جگہ بہت صفائی چاہتا ہے۔ رجسٹروں میں کاٹ نہیں ہونی چاہیئے۔ پنسل کا اندراج نامناسب ہے۔

کپورتھلہ سے واپس ہوکر یکم جولائی کو داخل دارالامان ہوکر فالحمد للہ۔

(ع۔ ص)

ریویو

زبدۂ ذکرِ خیر حاجی شاہ میاں محمد شیر صاحب کے مختصر سوانح ان کے عقیدتمند نے تحریر کئے ہیں۔ قیمت ار ملنے کا پتہ۔ جناب شیخ محمد عظیم اللہ صاحب جنرل مرچنٹ وکمیشن ایجنٹ چوک بزازہ۔ کانپور

الخاتون مرزا عرفان علی بیگ صاحب ڈپٹی کلکٹر رئیس اکبرآباد (مصنف آداب الہند۔ عیاد۔ سفرنامہ حجاز) کی تصنیف الخاتون ہر سہ حصہ اردو لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ ہے بالخصوص پردہ پر جو دیباچہ ہے وہ یورپ میں تہذیب کے دلدادہ لوگوں کو ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ حصہ اول میں دیباچہ اور تین ہندو دیویوں کا تذکرہ ہے۔ حصہ دوم میں اسلامی خواتین کا ذکر ہے اور حصہ سوم خواتین ہند کے سوانح تواریخ مستندہ سے لے کر درج کئے گئے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ بہت اعلےٰ ہے قیمت ہر سہ حصہ مبلغ ہے۔ جو مؤلف کی محنت اور کتاب کی خوشنمائی کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ ملنے کا پتہ۔ جناب ڈپٹی صاحب پیلی بھیت

شورش ہند پر ایک نظر یہ ایک دوا ہے۔ جو پٹیالہ میں ٹھاکر مختار مہدی صاحب نے عین ضرورت کے وقت پولیٹیکل مریضوں کے لئے تجویز کی۔ برطانیہ راج کے برکات کو ظاہر کرتے ہوئے برادران وطن کو ایک مفید نصیحت کی ہے۔ اس رسالہ کی قیمت پہلے ۲ر تھی۔ مگر علی گڈھ انسٹیٹوٹ کی سفارش پر کہ گورنمنٹ کی خیرخواہی میں ایسا مفید رسالہ جو لکھا گیا ہے۔ پبلک میں مفت تقسیم کرنا چاہیئے۔ ٹھاکر صاحب نے اس تجویز کو منظور فرمایا ہے۔ صرف ٹکٹ ڈاک بھیجنے سے درخواست کنندوں کو یہ رسالہ اب مل سکتا ہے۔ ملنے کا پتہ۔ ٹھاکر مختار مہدی صاحب۔ شیر دل والا دروازہ۔ ریاست پٹیالہ۔

رسالہ خفیہ تحریر قاری محمد حبیب الرحمٰن صاحب متخلص بناقص ترکی دروازہ علی گڈھ نے راز کی باتوں کو ہندسوں میں لکھنے کا ایک طریقہ ایجاد کیا ہے جس پر عمل کرنے سے وہ لوگ جو اپنے راز سے کسی اور کو آگاہ نہیں کرنا چاہتے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۲۰ روپے اور قاری صاحب موصوف سے مل سکتی ہے۔

آخر نقاب اولٹ گیا یہ ایک انگریزی ناول کا ترجمہ ہے اصل ناول میں جو کچھ خوبی یا نقص ہے، وہ تو یورپین مصنف کے ذمہ ہے اس کے ذکر کی ضرورت نہیں لیکن یورپین خیالات کو جو اردو جامہ ہمارے انڈین ناولسٹ ماسٹر۔ ایم۔ جی۔ مس صاحب نے پہنایا ہے۔ وہ ایسا فٹ آیا ہے۔ کہ اگر صاحب موصوف خود ہی نہ تبلادیتے۔ تو اسے ضرور اردو کے اوریجنل ناولوں کی الماری میں جگہ دیجاتی۔ قیمت اصلی فی نسخہ عہ۔ آجکل رعایتی قیمت صرف ۱۲ر ہے۔ ملنے کا پتہ۔ ماسٹر محمد غلام حسن صاحب آرمی کنٹریکٹر ورشتی انجمن حامی تعلیم نسواں۔ ملتان۔

تذکرۂ نجیبیہ طریقہ سہروردیہ جن مقدس بزرگ شیخ سے تعلق ہے۔ ان کا اسم گرامی حضرت شیخ ابو النجیب عبد القادر ہے۔ حضرت موصوف علیہ الرحمۃ سہرورد کے رہنے والے تھے۔ ان کے سوانح محققانہ رنگ میں جناب مولوی شاہ حسن میاں صاحب پھلواری نے شائع کرکے اردو داں پبلک پر احسان کیا ہے۔ فرضی قصوں اور بے اعتبار روایتوں سے کتاب کو پاک رکھا ہے اور خوب کیا کہ خدا کے پیارے بندوں کے اصلی اور صحیح واقعات کا

تذکرہ - دلوں کی صفائی اور روح کی تازگی کا موجب ہوتا ہے۔ صاحبان ذوق کے واسطے ضروری ہے کہ ایسی کتابوں سے فائدہ اُٹھائیں۔ شیخ سہروردی علوم ظاہری اور باطنی ہر دو سے مالامال تھے۔ اس کتاب میں حضرت شیخ صاحب کا نسب نامہ آپکے اخلاق آپکے مریدین۔ آپ کی کرامات۔ آپ کے معاصرین اور دیگر تمام ضروری باتیں درج کیگئی ہیں۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ سب اعلےٰ ہیں۔ قیمت فی نسخہ ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ۔ جناب مولوی شاہ حسن میاں صاحب بمقام پھلواری ضلع پٹنہ

الفرقان فی قراۃ ام القرآن

یہ ایک ضخیم کتاب ... صفحہ کی مصنفہ مولوی حافظ محمد ناظر حسن ہے۔ چونکہ جناب حافظ صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ اس کتاب کی اشاعت سے انکی غرض یہ ہے۔ کہ اہل علم اسے بغور مطالعہ کر کے ازروئے انصاف اس پر اپنی رائے لکھیں اسواسطے ہم حافظ صاحب کا رقم کردہ اشتہار سردست درج اخبار کر دیتے ہیں اُمید ہے کہ کوئی لائق دوست اس کتاب کو پڑھ کر اس پر مناسب ریویو درج اخبار کرنے کے واسطے بھیجیگا۔

"نعم الوفاق"

تمام برادران اسلام کی خدمت میں اہل فقہ ہوں یا اہلحدیث معروض ہے کہ میں نے رسالہ الفرقان فی قراۃ ام القرآن تالیف کیا ہے نہایت نادر اور جدید تحقیقات پر وہ مشتمل ہے مقصود اصلی بندہ کا یہ ہے کہ فریقین کے اغلاط فہمیہ کا ازالہ ہو اور حق نفس الامری مدلل بدلائل ہویدا ہو اور سب کے سب واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً سے متمسک ہوں۔ سو یہ بات بلا اس رسالہ کے دیکھے حاصل نہیں ہو سکتی ہے اسلئے ہر گروہ کے سنجیدہ حضرات سے اُمید ہے کہ اسکو دیکھ لیں اور اپنے اپنے مقتداؤں سے مشورہ لیویں اور جو کچھ رائے بروئے انصاف قائم ہو اُسکو بذریعہ اخبارات اسلامی کے عام پبلک پر ظاہر فرماویں تاکہ قبول حق کی ایک تحریک تازہ محققانہ عام ہو والسلام۔ فقط۔ المکلف۔ بندہ ناچیز محمد ناظر حسن نقشبندی صدر مدرس مدرسہ عربیہ۔ چھتاری ضلع بلند شہر

کتب بیرونی

جو کتب متعلق بدر بک ایجنسی اون کو دوسرے دفتر سے لے کر پیک کرنا اور روانہ کرنے پر وقت اور محنت درکار ہوتی ہے۔ اسواسطے آئندہ ایسی کتابوں پر ایک آنہ فی روپیہ کمیشن لگایا جائیگا۔ اور ایک روپیہ سے کم کی کتابیں ہوں۔ تب بھی ایک آنہ لیا جاویگا۔

ڈاک و لائٹ

تارکان گرجہ

رومی گرجا میں تو تارکان کی کوئی حد نہیں لیکن رسالہ چرچ کوارٹرلی ریویو سے معلوم ہوتا ہے کہ کلیسائے انگلستان میں بھی ایک سَو تارک اور پانچ ہزار تارکہ ہیں۔ معلوم نہیں کہ تعداد میں اتنے بڑے فرق کی کیا وجہ ہے۔ غالباً یہ ہو کہ عورتیں اناجیل کے متعلق نئی تحقیقات سے ہنوز ناآشنا ہوں اور پُرانی ہوا تا حال ان کے سروں میں چکر کہا رہی ہے۔

پرتگال میں پادری

پرتگال میں بیچارے پادری صاحبان کا برا حال ہو رہا ہے۔ پکڑے جاتے ہیں۔ دھمکائے جاتے ہیں۔ قید کئے جاتے ہیں مارے جاتے ہیں۔ جلاوطن کئے جاتے ہیں۔ مگر ایں ہمہ آورد و لست والا معاملہ ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ سلطنت پرتگال نے آئندہ کے واسطے پادریوں کو خزانہ سرکاری سے امداد دینی بند کر دی ہے اور در اصل پادریوں کا کوئی حق بھی نہ تھا مگر پادری صاحبان ایسے بے وقوف ہیں کہ زمانے کے رُخ کو نہیں دیکھتے اور خواہ مخواہ سلطنت کے برخلاف لوگوں کو بھڑکاتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے جو رہا ہے۔ اب تو دن بدن عیسائیت کو زوال ہے اور اسے صبر کے ساتھ اسے بھی برداشت کرنا چاہیئے۔

نئی کتابیں

سنہ ۱۹۱۰ء میں امریکہ میں تیرہ ہزار پانچ سو ۱۳۵۰۰ کتابیں چھپ کر شائع ہوئی ہیں۔

عیسائیت اور فری میسنری

امریکن رسالہ لائف اینڈ ایکشن بابت مارچ اپریل ۱۱ء کے ایک مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں بعض پادریوں نے فری میسنری کی خفیہ سوسائٹیوں کی مخالفت کی ہے جس پر ایک صاحب نے مضمون لکھا ہے کہ یسوع صاحب نے خود خفیہ سوسائٹیوں کی بنیاد قائم کی ہے۔ خدا کی سلطنت کو ایک راز بتلایا ہے اور مثلوں میں گفتگو کی ہے تاکہ سب لوگ سمجھ سکیں۔ پولوس نے بھی اسی کی تائید کی ہے۔ پہلے پادری بھی یہی کرتے چلے آئے خود گرجا کے پادریوں سے قسم لی جاتی تھی کہ یہاں کے راز مخفی رکھیں۔ غرض جب انکی ابتدا ہی عیسائیت سے ہے تو اب عیسائیت کے ترک کے سوائے اس سے کیونکر الگ ہو سکتے ہیں۔

بچے کی تندرستی

مولوی محمد حلیم صاحب انصاری منشی فاضل نے کئی ایک عربی کتابوں کو اردو زبان میں ترجمہ کر کے اہل ہند پر احسان کیا ہے اس سلسلہ میں انکی تازہ تصنیف بچے کی تندرستی نام ایک خوبصورت چھپی ہوئی چھوٹی سی کتاب ہے۔ جو ملک مصر کے فاضل ڈاکٹر عبد العزیز نظمی خاص معالج اطفال کی کتاب صحۃ المولود کا سلیس اردو ترجمہ ہے۔ نوزاد و شیر خوار اور کم عمر بچوں کی تندرستی ان کے رکھ رکھاؤ اور پرورش کے طریقے آسان ہدایتیں اور دیگر موزوں باتیں بمعہ تصاویر اس کتاب میں درج ہے۔ پڑھی لکھی خواتین کو چاہیئے کہ اس کتاب کو ضرور مطالعہ فرماویں۔ قیمت فی نسخہ ۱۰ ار

ملنے کا پتہ۔ جناب محمد حلیم انصاری صاحب ردولوی۔ گوشہ خبر منزل۔ کوچہ پیسہ اخبار۔ لاہور۔

خداوند یسوع مسیح کا جلال سرکس میں

اور ینٹل کار نیوال شو آجکل پشاور میں وارد ہے۔ جس کے خیمہ کے اندر بڑا بھاری بائیسکوپ ہے، اور جس کے ذریعہ سے تصویریں دکھائی جاتی ہیں۔ علاوہ پروگرام کے ہر اتوار کی رات کو یسوع مسیح کی زندگی کے حالات بھی بتلائے جاتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح کی زندگی کے حالات دیکھنے کی خاطر میں بھی گذشتہ اتوار کو سرکس میں گیا۔ سب سے پہلے جو تماشہ دکھایا گیا وہ خداوند یسوع مسیح کا مصلوب وغیرہ ہونا تھا۔ مصلوب ہونے سے پہلے مسیح نے اپنے نقعاد کے ہمراہ شراب کا دور چڑھایا۔ پہاڑی وعظ کیا۔ یہودیوں نے چونکہ مسیح کے وعظ کو اپنے مذہب کے برخلاف سمجھا۔ ہر چند مسیح کو سمجھایا مگر وہ باز نہ آیا۔ آخر کار یہودا اسقریوطی کے ذریعہ سے مسیح گرفتار کیا گیا۔ گرفتار ہونے پر یہودیوں نے اس کے ساتھ نہائت قبیح سلوک کیا۔ کوئی اس کو گالیاں دیتا۔ کوئی کوڑے لگاتا۔ کوئی تھوکتا وغیرہ وغیرہ۔ مسیح نے بہتیری کوشش کی کہ یہ موت کا پیالہ اس سے ٹل جاوے۔ مگر افسوس ! نہ ٹلا۔ مسیح کی گرفتاری پر مسیح کی ماں رو رہی بیٹھی تھی۔ مگر لاچار اور بے بس تھی۔ آخر کار یہودی سپاہی حاکم کے فیصلہ کے بعد یسوع کو صلیب اٹھوا کر مصلوب ہونے کی جگہ پر لے گئے۔ جہاں پہونچکر سپاہیوں نے مسیح کے سب کپڑے اُتار لئے۔ فقط اس کے بدن پر ایک لنگوٹی باقی چھوڑی۔ کپڑے اُتارنے کے بعد دو چوروں اور میان مسیح کو مصلوب کیا گیا۔ مصلوب ہونے کے بعد مسیح کا مُردہ قبر میں رکھا گیا جہاں سے وہ زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا اور اپنے باپ (نعوذ باللہ منہ) کے دائیں گھٹنے پر جا بیٹھا ناظرین کے واسطے مسیح کے جلال کا ایک نمونہ پیش کیا جاتا ہے خدائی ہو تو ایسی ہو۔ جلال اور بادشاہت ہوں تو ایسے ہوں کیا یہ بھی اشاعت دین عیسوی کا ذریعہ ہے یا کہ مسیح آسمانوں کو اُتر کر اب سرکس میں آگیا ہے معلوم تو کچھ ایسا ہی ہوتا ہے (ایک نامہ نگار)

ضمیمہ تفسیر افسوس کہ اس ہفتہ بھی شائع نہ ہو سکا ۔ جمعہ کا خطبہ آپ کے حضرت صاحبزادہ صاحب نے پڑھا ۔

تصحیح بدر مطبوعہ ۲۹ جون کالم ۲ سوال دوم مین ایک آیتہ غلط چھپ گئی ہے جس کا مجھے افسوس ہے ۔ صحیح یون ہے ۔ و من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ۔

بلا اطلاع وی پی نہ ہو حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی ارشاد فرماتے ہین ۔ کہ کیا اچھا ہو کہ جیسے آپ اطلاع دے کر وی پی کرتے ہین اور اصحاب بھی اسی طرح اطلاع دے لیا کرین ۔ تاکہ مجبوراً واپس کرنے سے طرفین کا نقصان نہ ہو ۔

صحابہ کا نمونہ شیخ غلام احمد صاحب واعظ لکھتے ہین ۔ ۸ میل پیدل چلا ہون اور بعض جگہ بجائے روٹی کے درختون کے پتے کہائے ۔ الحمد للہ رب العالمین ۔

ایک حادثہ ہمارے مکرم دوست میان غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس موگا کے برادر زادہ میان غلام مرتضے خان صاحب اپنے مکان کی چھت پر نماز عشاء پڑھ رہے تھے تو ایک پستول کی گولی جو کسی شخص نے سڑک پر سے چھوڑی تھی اون کے ماتھے مین دائین آنکھ کے اوپر آ لگی ۔ گولی نکال دی گئی ہے ۔ زخم بہت گہرا نہین ۔ اللہ تعالے نے بڑا ہی فضل کیا کہ جان بچ گئی ۔ اگر ..... ذرا اور دھستی تو پھر دماغ قریب تھا آنکھ بھی بچ گئی ۔ اللہ تعالے ہمارے بھائی کو صحت بخشے ۔

جلسہ تاجپوشی بھیرہ مین محمد مظفر صاحب سکرٹری ایسوسی ایشن آف دی سکول بائز بھیرہ سے اطلاع دیتے ہین کہ ایک جلسہ قائم ہوا جسمین کئی اصحاب نے تقریرین کین ۔ مولوی دلپذیر صاحب نے عربی نظم پڑھی ۔ اور ریزولیوشنز پاس ہو کر جناب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب اور کمشنر صاحب راولپنڈی اور ڈپٹی کمشنر کی طرف تارین بھیجی گئین ۔

جلسہ تاجپوشی سٹروعہ (ہوشیارپور) مین چودہری غلام احمد خان صاحب اطلاع دیتے ہین ۔ کہ ۲۴ جون کو جلسہ کیا گیا ۔ جسمین چودہری غلام قادر خان صاحب نے گورنمنٹ کے احسانات اور اسکی اطاعت کے متعلق ایک مبسوط تقریر کی ۔ اور پھر مٹھائی تقسیم ہوئی ۔

مخالفین کا سلوک ہم سے سید شاہ شفیع احمد احمدی سولنگر سے اطلاع دیتے ہین کہ ان کے متعلقین سے ایک عورت مر گئی ۔ مخالفین نے شرارت سے کوشش کی ۔ کوئی قبر نہ کھودے آخر سورج گڑھ کے احمدیون کے دل مین ہمدردی کا جوش اٹھا انہون نے خود قبر نکالی ۔ اور اس طرح تجہیز و تکفین ہوئی ۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ۔

قرآن شریف بمعہ انگریزی ترجمہ مولوی مرزا ابو الفضل صاحب نے قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ کے جو انھون نے خود کیا ہے ۔ شائع کیا ہے ۔ یہ قرآن مجید دو جلدون مین ہے ۔ جسکی پہلی جلد مین نے دیکھی ہے ۔ سب سے بڑی پسندیدہ بات جو اس مین ہے وہ یہ ہے کہ برخلاف دیگر انگریزی تراجم کے اس مین صرف ترجمہ ہی نہین بلکہ اصل قرآن شریف عربی زبان مین لکھ کر ہر صفحے پر نیچے انگریزی ترجمہ کیا ہے ۔ ترجمہ لفظی ہے اور محنت سے کیا گیا معلوم ہوتا ہے ۔ انگریزی لٹریچر مین یہ ایک مفید اضافہ ہے اور ہم اُمید کرتے ہین کہ انگریزی کتب خانون مین اس کی قدر کی جائیگی لیکن افسوس کہ قرآن شریف کی مستند اور الہامی ترتیب کو چھوڑ کر مولوی مرزا صاحب نے راڈول والی ترتیب نزولی کو لیا ہے ۔ جو کسیصورت مین صحیح ہو ہی نہین سکتی ۔ ترجمہ مین بہی بہت اصلاح ہو سکتی ہے اور چاہئیے تھا کہ بجائے بائین کے دائین طرف سے صفحات شروع کئے جاتے پر چال اسلامی خدمت مین ایک مفید کوشش ہے ۔ قیمت ہر دو جلد مبلغ دس روپے (عـــہ)

ملنے کا پتہ ۔ جی ۔ اے اصغر اینڈ کو ۔ الہ آباد

ناطہ کی ضرورۃ ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک ۔ منکسر المزاج ۔ و دیندار احمدی حاجی ۔ عمر ۱۸ سال ۔ خواندہ ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے ۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو ۔

محمد امین نمبر ۶۹ کریم کالج اسٹریٹ کلکتہ

خواجہ صاحب کا لیکچر وزیرآباد مین احباب وزیرآباد اطلاع دیتے ہین کہ خواجہ صاحب کا لکچر بڑی دہوم دہام اور کامیابی کے ساتھ ہوا ۔ ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۱ع کو دوسرا لیکچر انشاء اللہ تعالے ہو گا ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی مشہور دوائین

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہان تہان ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی کافور ہے یہ دوا ۲۷ برس سے تمام ہندوستان مین مشہور ہے ۔ یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو ۔ قیمت فی شیشی ۴ محصولڈاک ۴ تک ۵

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیون سے یہ عرق بنا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیون کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ۔ ڈکار آنا پیٹ کا درد بدہضمی ۔ متلی ۔ اشتہا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے ۔ قیمت فی شیشی ۸ (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۴ تک ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مجربات عجائب فن حکمت مین یہ وہ کتاب ہے ، جس کے مجرب نسخون پر عمل کرنے سے مایوس اپنی مراد کو پہونچا اس کتاب کا ہر نسخہ ایک اشرفی کر بھی مفت ہے ۔ قیمت عـــہ

راز مخفی ۔ علم طب کے مخفی راز بطور سوال و جواب ظاہر کیا ہے ۸

بہار زندگی مع رسالہ دستکاری ۔ ہر قسم کے لذیذ کھانے مقوی کشتہ جات دستکاری کے طریقے نہایت آسان درج ہین ۔ ایک روپیہ

المشتہر

ایس آر دین احمد اینڈ کمپنی دہلی گلی قائم جان سے طلب کرو

مفرّح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین ، اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے ۔ بہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد یا بذریعہ قیمت طلب پارسل ملسکتی ہے ۔

زلزلہ ۳ جولائی ۶ بجے شام کے جب عالم حقائق آگاہ مولوی محمد سرور شاہ صاحب درس قرآن دے رہے تھے زلزلے کے تین دھکے شدت کے ساتھ